إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ

لاہور

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ نگرانی: قائدِ جمعیۃ مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود

بتاؤ شمسؒ کا قاتل کہاں ہے؟

مری آنکھوں سے خونِ دل رواں ہے
مرے ہونٹوں پر فریاد و فغاں ہے
ابھی تک چپ ہو تم اے حکمرانو!
بتاؤ شمسؒ کا قاتل کہاں ہے؟

رہا عالم جو یہ جور و جفا کا
چلن چھوڑا نہ ظلم ناروا کا
رہے مظلوم اگر محروم انصاف
پھر اک دن قہر ٹوٹے گا خدا کا

(سید امین گیلانی

ناناؐ کے ناموس پر

"بہر حال حضرات! میں نے تو یہ مصمم ارادہ کیا ہے کہ جب تک میرے جسم میں جان ہے اور میری رگوں میں ایک خون کا قطرہ ہے۔ اور جب کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اور بے وقوفی کر کے اپنے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہوا ہے تو میں اپنے نانےؐ کے ناموس پر اس بھٹو کی حکومت میں ایسا مر مٹوں گا کہ یہ بھی حیران ہو گا۔ اور ان کے کان میں یہ آواز پہنچنی چاہیئے کہ بھٹو صاحب! یہاں مرزائیت کا راج نہیں چلے گا۔"

(شہید اسلام مولانا شمس الدینؒ کی آخری اور یادگار تقریر سے ایک اقتباس مکمل تقریر آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

ایڈیٹر: زاہد الراشدی

یکے از مطبوعات
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور

فی شمارہ
۵۰ پیسے

تفہیم القرآن پر ایک نظر

نقطۂ آغاز اور اصل قرآن

محقق جلیل
مولانا محمد اسحٰق
صدیقی کراچی

قسط نمبر ۳.

وہ بنیادی بات جسے ذہن میں رکھ کر مطالعہ قرآن کی ابتدا کرنا چاہیے کیا ہے ؟ اس کی تشریح کرتے ہوئے مودودی صاحب مقدمہ میں لکھتے ہیں

"اس سلسلہ میں سب سے پہلے ناظر کو قرآن کی اصل سے واقف ہونا چاہیئے وہ خواہ اس پر ایمان لائے یا نہ لائے مگر اس کتاب کو سمجھنے کے لیے اسے نقطۂ آغاز کے طور پر اس کی وہی اصل کو قبول کرنی ہوگی۔ جو خود اس نے اور اس کے پیش کرنیوالے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کی ہے اور وہ یہ ہے" (اس اصل کی نشاندھی کرتے ہوئے لکھتے ہیں):-

"خداوند عالم نے جو ساری کائنات کا خالق اور مالک اور فرمانروا ہے۔ اپنی بے پایاں مملکت کے اس حصے میں جسے زمین کہتے ہیں انسان کو پیدا کیا اسے جاننے اور سوچنے اور سمجھنے کی قوتیں دیں۔ بھلائی اور برائی کی تمیز دی انتخاب اور ارادہ کی آزادی عطا کی۔ تصرف کے اختیارات بخشے اور فی الجملہ ایک طرح کی خود اختیاری (AUTONOMY) دے کر اسے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔ ع۱ بقول مصنف

"یہ قرآن کی اصل" کا پہلا حصہ ہے جسے بطور نقطہ آغاز قبول کرنا قرآن مجید سمجھنے کے لیے ان کے نزدیک ضروری ہے گویا قرآن مجید کا مطالعہ شروع کرتے وقت قاری کو یہ بات پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا "خلیفہ ہوں، یا بعنوان دیگر انسان زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے۔ اور اس زاویئے سے پوری کتاب کو دیکھنا چاہیئے۔ یعنی ایسے قوانین اور دستور کا مجموعہ سمجھتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس کی تشریح اس "اصل" کے جزء دوم میں اس طرح کی گئی ہے۔ ع۲

"اس منصب پر انسان کو مقرر کرتے وقت خداوند کریم نے اچھی طرح اس کے کان کھول کر یہ بات اس کے ذہن نشین کردی تھی کہ تمہارا اور تمام جہاں کا مالک معبود اور حاکم میں ہوں۔ میری اس سلطنت میں نہ تم خود مختار ہو نہ کسی دوسرے کے بندے ہو۔ اور نہ میرے سوا کوئی تمہاری اطاعت اور بندگی و پرستش کا مستحق ہے۔ دنیا کی یہ زندگی جس میں تمہیں اختیار دے کر بھیجا جا رہا ہے۔ در اصل تمہارے لئے ایک امتحان کی مدت ہے۔ جس کے بعد تمہیں میرے پاس واپس آنا ہوگا۔ اور میں تمہارے کام کی جانچ کر کے فیصلہ کردوں گا۔ کہ تم میں سے کون امتحان میں کامیاب رہا۔ اور کونسا کام تمہارے لیے صحیح رویہ یہ ہے کہ مجھے اپنا واحد معبود، اور حاکم تسلیم کرو۔ اور جو ہدایت میں بھیجوں اس کے مطابق دنیا میں کام کرو۔ اور دنیا کو دار الامتحان سمجھتے ہوئے اس شعور کے ساتھ زندگی بسر کرو کہ تمہارا اصل مقصد میرے آخری فیصلہ میں کامیاب ہونا ہے اس کے برعکس تمہارا ہر وہ رویہ غلط ہے جو اس سے مختلف ہو۔ اگر پہلا رویہ اختیار کروگے (جسے اختیار کرنے کے لئے تم آزاد ہو) تو تمہیں دنیا میں امن و اطمینان حاصل ہوگا۔ اور جب میرے پاس پلٹ کر آؤ گے تو میں تمہیں ابدی راحت و مسرت کا وہ گھر دوں گا جس کا نام جنت ہے۔ اور اگر دوسرے کسی رویہ پر چلوگے (جس پر چلنے کے لئے بھی تم کو آزادی ہے) تو دنیا میں تم کو خسارہ اور بے چینی کا مزہ چکھنا ہوگا۔ اور دنیا سے گذر کر عالم آخرت میں جب آؤ گے تو ابدی رنج و مصیبت کے اس گڑھے میں پھینک دیئے جاؤ گے جس کا نام دوزخ ہے۔" ع۲

عبارت مذکورہ میں جناب مصنف نے جس چیز کو "اصل قرآن" کا جزء اول بنا کر مطالعہ قرآن کا نقطۂ آغاز بنانے کی ہے۔ اس کے متعلق یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ قرآن اور حدیث میں بھی اس کا "اصل قرآن" ہونا مذکور ہے۔ مگر جو شخص قرآن و حدیث پر نظر کرے گا حیرت زدہ رہ جائے گا کیونکہ اس کا بیان کہیں نہیں ملے گا قرآن مجید میں "انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ" (میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں) مذکور ہے اس کی جو تفسیر مودودی صاحب نے کی ہے اس میں بھی کلام کی گنجائش ہے۔ لیکن اسے صحیح تسلیم کرنے کے بعد بھی یہ سوال باقی رہتا ہے۔ کہ اس سے مسئلہ خلافت کا پورے قرآن مجید کے مضامین کا محور ہونا کس طرح معلوم ہوتا ہے؟ اس سے تو صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ قرآن مجید میں جو حقائق بیان فرمائے گئے ہیں ان میں سے ایک حقیقت یہ بھی ہے۔ مگر یہ بات کہ "اصل قرآن" یہی حقیقت ہے اور اسی مضمون کو مطالعہ قرآن کا "نقطہ آغاز بنانا چاہیئے اس سے کسی طرح معلوم نہیں ہوتی۔ قرآن مجید کے کسی دوسرے مقام پر بھی یہ مضمون نہیں ملتا۔ مصنف نے "اس بیان" کی نسبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی کی ہے اس موقع پر انہیں وہ حدیث پیش کرنا چاہیئے تھی جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمون خلافت اصل قرآن اور اس کے مطالعہ کا "نقطہ آغاز" ہونا بیان فرمایا ہو۔ ہمیں تو کوئی حدیث اس مضمون کی نہیں ملتی۔

"اصل قرآن" کے جزء دوم کو بھی مصنف نے اس کے جزء اول کے ساتھ اس طرح مربوط کر دیا کہ اسے جزء اول سے الگ کر کے مستقل حیثیت نہیں دی جاسکتی۔ جو ہدایت اس میں مذکور ہے اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس منصب پر انسان کو مقرر کرتے وقت فرمائی گئی تھی بتا دیا گیا ہے کہ جو بات "اس کے کان کھول کر" کہی گئی تھی اس کے منصب خلافت کی بنا پر اور اس کی اسی حیثیت کو ملحوظ رکھ کر فرمائی گئی تھی۔ اگر وہ "خلیفۃ اللہ فی الارض" نہ ہوتا تو اس کے لئے یہ حکم بھی نہ ہوتا نہ اسے دوزخ کا کھٹکا ہوتا نہ جنت کا آسرا گویا "اصل قرآن" تو درحقیقت جزء اول ہی ہے۔ یعنی انسان کا خلیفۃ اللہ فی الارض" ہونا اور جزء دوم اسی کے لوازم پر مشتمل اور اسی پر موقوف ہے مگر ہم عرض کر چکے ہیں کہ جزء اول کو "اصل قرآن" اور اسی تصور کو مطالعہ قرآن کا نقطہ آغاز بنانے کی کوئی دلیل کتاب و سنت میں نہیں ملتی۔

اگر کہا جائے کہ "اصل قرآن صحیح رویہ کی ہدایت ہے۔ جس کی تفصیل جزء دوم میں کی گئی ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس صحیح رویہ کا مکلف تو انسان بحیثیت عبد کے ہوا۔ اس لیے ہر حالت میں اس کا مکلف ہونا خواہ خلیفہ بنایا جاتا یا نہ بنایا جاتا۔ پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ اسے اس منصب پر مقرر کرتے وقت یہ ہدایت فرمائی گئی؟ اس کی خلافت کے تصور کو "اصل قرآن" یا اس کا جزء سمجھنے کی کیا وجہ؟

در حقیقت مودودی صاحب نے اپنے ایک خاص نظریہ کی روشنی میں قرآن مجید کا مطالعہ کیا۔ اور اس زاویۂ نظر کو دوسروں کے سامنے بھی پیش کرتے ہیں انہوں نے مسئلہ خلافت کو اس قدر اہمیت دی کہ پورے دین کا ماحصل اسی کو بنا دیا قرآن مجید کے مطالعہ سے وہ اس نظریہ تک نہیں پہنچے بلکہ اس نظریہ کو پہلے سے اپنے ذہن میں رکھ کر کتاب اللہ کی تفسیر کی گویا کہ ذہن کو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ لے چلنے کی بجائے انہوں نے کتاب مبین کو اپنے ذہن کے ساتھ لے چلنے کی کوشش کی ہے۔ جسے کسی طرح بھی صحیح رویہ اور صحت مند طرز فکر نہیں کہا جا سکتا۔ اپنے اس نظریہ کی تشریح انہوں نے یہاں نہیں کی اور نہ یہ بتایا کہ انسان کو خلیفۃ اللہ فی الارض کہنے سے ان کی کیا مراد ہے؟۔ لیکن ان کے دوسرے مضامین سے ان کی مراد روشن ہو جاتی ہے۔

باقی آئندہ کے شمارہ قسط نمبر ۴ میں

ع۱ مقدمہ صہ ۱۶ ، ع۲ مقدمہ صہ ۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ

مطابق

۲۶ اپریل ۱۹۷۴ء

جلد ۱۷
شمارہ ۱۶
قیمت ۵۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۵/۰ روپے
ششماہی	۱۳/۰ "
سہ ماہی	۷/۰ "

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

سرپرست

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مدیر

زاہد الراشدی

"فضائیہ سازش کیس"

گذشتہ ہفتہ دو اہم خبریں منظر عام پر آئیں اور اس کے ساتھ ہی چہ میگوئیوں اور سرگوشیوں کا وسیع سلسلہ ملک بھر میں شروع ہو گیا۔ ایک خبر پاک فضائیہ کے سربراہ ایئر مارشل ظفر چوہدری کی قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے بارے میں تھی اور دوسری خبر "فضائیہ سازش کیس" میں سزا یافتہ افسروں کے خلاف سزا کا حکم واپس لینے کے متعلق تھی۔

فوجی قیادت میں تبدیلیاں وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہیں اور یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں سمجھی جاتی۔ ہم نے بھی فوجی مسائل پر رائے زنی سے حتی الامکان اجتناب کیا ہے کیونکہ فوج کا معاملہ ایسا ہے کہ وہ بحث و تمحیص کا موضوع نہ بنے تو اچھا ہے فوج کو اپنے منصب اور ذمہ داری کے اعتبار سے پوری قوم کا اعتماد حاصل رہنا چاہیئے کیونکہ وہی فوج اپنے فرائض کو اطمینان سے سرانجام دے سکتی ہے جسے قوم کا اعتماد اور محبت حاصل ہو

پاک فوج اس لحاظ سے انتہائی خوش قسمت ہے کہ اسے قوم کی طرف سے ہمیشہ اعتماد و محبت کے پھولوں کا ہی تحفہ ملا ہے، حتیٰ کہ فوج کی سیاسی معاملات میں بسا اوقات غیر ضروری دلچسپی پر بھی اعتماد و محبت کے نازک آبگینوں کو مجروح ہونے سے بچا لیا گیا ہے اور یہ پاک فوج کے ساتھ پاکستانی عوام کی بے پناہ محبت اور غیر متزلزل اعتماد کا واضح مظہر ہے۔

لیکن بعض معاملات ایسے بھی سامنے آ جاتے ہیں جن پر خاموشی اختیار کرنا قوم و ملک کے مفاد سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً قادیانیوں کی فوجی معاملات میں معنی خیز دلچسپی ایک ایسا امر ہے، جس پر کوئی محب وطن بھی تشویش کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس گروہ کے عزائم دنیا بھر میں اور خصوصاً برٹش سامراج کے آزاد کردہ ممالک میں اس گروہ کی سرگرمیوں اور پاکستان کی سول انتظامیہ کے ساتھ ساتھ فوجی مناصب پر تسلط کے لیے اس گروہ کی منظم کوششوں کو سامنے رکھا جائے تو اس تشویش کا اظہار ملی فریضہ بن جاتا ہے اور بدقسمتی سے فضائیہ کے قادیانی سربراہ ظفر چوہدری کی قبل از وقت ریٹائرمنٹ اور سازش کیس کے ملزموں کے خلاف کاروائی واپس لینے کے اقدامات بھی محبِ وطن عوام کے اس تاثر کو اور زیادہ تقویت پہنچا رہے ہیں۔ اخبارات میں اس قصہ کے بارے میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں اور اس سلسلہ میں جو حقائق منظر عام پر آ چکے ہیں انہیں ترتیب سے دیکھا جائے تو بات کچھ یوں بنتی ہے کہ :۔

(۱)— فضائیہ سازش کیس کی سماعت کے دوران ایک ملزم نے جو فضائیہ کا ذمہ دار افسر ہے عدالت کو بتایا کہ ہم نے صدر بھٹو کو ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بارے میں قادیانی سازش سے آگاہ کیا تھا، لیکن اس سازش کا محاسبہ کرنے کی بجائے ہمارے خلاف مقدمہ قائم کر دیا گیا ہے۔

(۲)— اس سازش کیس کے نتیجہ میں متعدد ملزموں کو سزا دے کر گویا عدالتی طور پر یہ تسلیم کر لیا گیا کہ یہ افسر واقعی حکومت کے خلاف سازش میں مصروف تھے

(۳)— پھر یکایک فضائیہ کے سربراہ ظفر چوہدری (قادیانی) کو قبل از وقت ریٹائر کر کے فضائیہ سازش کیس کے مجرموں کی سزائیں منسوخ کر دی گئیں

(۴)— اور یہ تاثر عام کیا گیا کہ ایئر مارشل ظفر چوہدری نے سازش کیس کے دوران زیادتی کی تھی، اس لئے ان کے خلاف کاروائی ضروری سمجھی گئی

اس ساری صورت حال کو سامنے رکھیئے تو معاملہ کی اصل تہہ تک پہنچنا کچھ دشوار نہیں رہتا لیکن اب سوال یہ ہے کہ جب حکومت نے سازش کیس کے ملزموں کی سزائیں معاف کر کے ان کی برئیت کا عملاً اظہار اور ظفر چوہدری کے خلاف کاروائی کر کے ان کی زیادتی کا عملاً اعتراف کر لیا ہے، تو کیا قومی نقطہ نظر سے یہ ضروری نہیں ہے کہ حکومت کا تختہ الٹنے کے بارے

(باقی صفحہ ۹ پر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

پشاور نامہ

حق نواز خلیل پشاور

پختونستان کا سٹنٹ

اپریل کا پہلا ہفتہ پشاور میں خوب گہما گہمی رہی خان قیوم جو وزیر داخلہ کہلاتے ہیں، مگر ہمارا خیال ہے موصوف وزیر برائے امور داخلہ کم وزیر پاسپورٹ زیادہ ہیں۔ لیکن ایک خارجی معاملہ پر ان کا بولنا ضرور جارح و ساری ہے اور وہ ہے افغانستان کا پاکستان کے معاملات میں دخل۔ ورنہ خان صاحب تو اب پاسپورٹ آفسز کے افتتاح اور ولی خان صاحب کے خلاف بیان دے کر ہی نمک حلال کر دیتے ہیں۔

افغانستان اور پاکستان کا معاملہ جتنا سنگین ہے اس کی اہمیت کو اتنا ہی نظر انداز کیا گیا ہے اور ہمارا خیال ہے خان موصوف نے ان دونوں ملکوں میں اختلاف کی خلیج کو بہت وسعت دی ہے اور مسٹر بھٹو نے جن پر تمام پالیسیوں کا دار و مدار ہے۔ اس بُعد کو دور کرنے کی کوئی قابل ذکر کوشش نہیں کی۔ مسٹر بھٹو کو جب اپنی ضرورت تھی تو انہوں نے کابل جانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی۔ لیکن اب جبکہ ملک کی سرحدات اور سالمیت کا معاملہ ہے۔ بھٹو صاحب منقار زیر پر ہیں۔ اور خان قیوم ہیں کہ کہے جاتے ہیں، افغانستان پاکستان کے اندر داخل ہوا چاہتا ہے۔

پشاور میں ایسے بہت لوگ ہیں جو ظاہر شاہ اور داؤد سے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ ایک صاحب نے بتایا کہ ظاہر شاہ سے انہوں نے پختونستان کے سٹنٹ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ پاکستان اپنی طرف آباد قبائل کو بہت زیادہ رقوم ادا کرتا رہتا ہے۔ لیکن افغانستان کی طرف آباد قبائل کو افغان حکومت اتنا کچھ نہیں دے سکتی اس لئے ان قبائل کو خاموش رکھنے کے لئے یہ سٹنٹ گاہے گاہے دہرایا جاتا ہے۔ اور پھر ظاہر شاہ نے کہا۔ افغانستان کسی تحریک کو سہارا دینے کے قابل ہی نہیں اور موجودہ سردار داؤد کے بارے میں ایک بھارتی اخبار نے خوب کہا کہ داؤد حکومت نے زیادہ سے زیادہ امداد کے حصول کے لئے پختونستان کا چکر چلایا ہے۔ افغانستان جس کی ۹۵ بز تجارت پاکستان کے ساتھ ہوتی ہے، اپنی شہ رگ کو کس طرح کاٹے گا، لیکن ظاہر ہے۔ حکومت پاکستان اور افغانستان کے درمیان تنازعہ ختم ہو جائے تو خان قیوم کے کہنے کے لئے کیا رہ جاتا ہے۔ اور حکومت نے بعض لوگوں پر جو غداری کا لیبل لگا رکھا ہے وہ دور ہو جائے گا۔ جو سیاسی طور پر پیپلز پارٹی گورنمنٹ کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ اس لئے بعض ”ٹکس“ کا باقی رکھنا سیاسی لغت میں ضروری ہوتا ہے۔

خان قیوم نے پچھلے دنوں پشاور اور دیگر جگہوں میں ایسے ہی تقریریں کیں۔ جن سے کوئی مسئلہ تو حل نہیں ہوتا لیکن پاکستان اور افغانستان میں واقع کشیدگی کو تقویت ضرور حاصل ہوئی۔ ۱۹۶۲ء میں سابق صدر ایوب خان نے ایک نجی محفل میں انکشاف کیا تھا کہ افغانستان کی فضائیہ پاکستان کی برابری کی ہے اور اب تو بعض مغربی ذرائع کے مطابق افغانستان سام میزائل سے مسلح ہے اگر یہ اطلاعات صحیح ہیں تو پھر پاکستان بھارت اور افغانستان دونوں کے درمیان واقع ہے۔

ہم خلوص دل کے ساتھ حکومت سے گذارش کرتے ہیں۔ افغانستان کے ساتھ معاملات کو جلد از جلد طے کر کے افغانستان کو بھی آر۔ سی۔ ڈی میں شامل کرنے کی مخلصانہ کوشش کرے۔ اور اب جبکہ مسلمانان عالم ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہو چکے ہیں۔ تھوڑی سی کوشش بھی زیادہ سود مند ثابت ہوگی۔

پشاور کی اس گہما گہمی میں مسٹر کوثر نیازی نے بھی اضافہ کیا۔ موصوف عید میلاد النبیؐ کے موقع پر جلسہ اور جلوس کی قیادت کے لئے تشریف لائے تھے۔ یوں تو نیازی صاحب اب وزیر تقریبات اور دستار بندی ہیں۔ اس لئے کہ اطلاعات کا قلمدان لندن پلان کی پبلسٹی کے بعد سے ان کے ترتیب سے کھسک کر مسٹر نسیم سیکرٹری اطلاعات کے پاس چلا گیا ہے۔ کوثر صاحب بس اب اطلاعاتی تقریبات میں صدارتی تقریر کر کے ہی وزیر اطلاعات ہو جاتے ہیں۔ ورنہ وہ اب خان قیوم کی طرح وزارت کا لاحقہ ہیں تو یہاں موصوف کو دستار فضیلت نہیں باندھی گئی۔ شاید یہاں پشاور میں یہ رواج نہ ہوگا۔ بہرحال موصوف نے چار قومیتوں کی مخالفت کی اور لوگوں سے ایک قوم پاکستانی بن کر رہنے کی اپیل کی۔ لیکن حیرت ہوتی ہے۔ حکومت جہاں چار قومیتوں کی تردید کرتی ہے وہیں ریڈیو اور ٹی وی پر چار زبانوں پنجابی، پشتو، سندھی اور بلوچی کے علاوہ لاتعداد علاقائی زبانوں کا احیاء بھی کر رہی ہے۔ اور چار زبانوں کو زیادہ سے زیادہ اچھال رہی ہے۔ وہاں چار قومیتوں کی تردید چہ معنی دارد؟ پنجابی کے پرچار سے پنجابی قوم کا احیاء مقصود ہے یا پنجابی ادب کا پرچار۔ اور اب تو یہ شکایات عام ہو چکی ہیں کہ اس پرچار کے پردہ میں بعض بیرونی نظریات کام کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم مسلمان اور پھر پاکستانی ہوں لیکن موہنجو دارو سے رشتہ جوڑنے کو سعادت و نیک بختی نہ سمجھا جائے تو اچھا ہوگا۔ ورنہ حکومت کی یہ دوغلی پالیسی بڑی عجیب و غریب ہے کہ اگر حکومت چار صوبوں کو صوبے کہے تو بجا اور اگر کوئی اور کہے تو گردن زدنی ٹھہرے۔

اور پھر سہ روزہ ایشیائی کھیلوں نے بھی اس گہما گہمی کو جاری رکھا۔ ان کھیلوں میں پاکستان، ایران ترکی، مصر اور چینی کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ لیکن عجیب لطیفہ ہے کہ جہاں پولیس کو کام کرنا ہوتا ہے۔ وہاں پولیس کے ڈنڈے کھانے پڑتے ہیں۔ پہلے دن ۴ اپریل کو شام چھ بجے کے قریب پولیس کی وجہ سے ایسی ہی بدنظمی پیدا ہوگئی۔ پولیس کے ڈنڈے سے بچنے کے لئے بعض لوگوں نے پتھراؤ کیا۔ جس سے بچنے کے لئے کھلاڑیوں نے اپنے بچاؤ کے لئے سروں پر کرسیاں ڈھال لیں۔

موجودہ پولیس کو انگریز نے ایک محکوم قوم کو زیردست رکھنے کے لئے تیار کیا تھا۔ اس بدیشی قوم کو گئے چھبیس سال ہو گئے ہیں۔ لیکن ہماری حکومت اپنی پولیس کو شرافت اور شائستگی کا درس نہ دے سکی اور نتیجہ عامۃ الناس حکومت کے دباؤ اور پولیس کے ڈنڈے کے نیچے آج بھی دکھی ہیں۔

بہرحال پیرزادہ صاحب نے مسٹر بھٹو کی نمائندگی کی اسلم خٹک صاحب نے سرحد کی اور شاہ ایران کے چھوٹے بھائی محمود رضا نے انعامات تقسیم کئے اور یوں پشاور کا یہ مصروف ہفتہ اختتام پذیر ہوا۔

ندائے بلوچستان کوئٹہ پر پابندی ختم کی جائے

علماء کا حکومت بلوچستان سے مطالبہ

کوئٹہ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کوئٹہ کی اپیل پر کوئٹہ شہر کی تمام مساجد میں علماء نے جمعہ کی نماز کے موقع پر ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ندائے بلوچستان کوئٹہ پر پابندی کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت کو خبردار کیا کہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح نہ کیا جائے کیونکہ ندائے بلوچستان جو کچھ لکھتا تھا وہ مرزائیوں کی اشتعال انگیز کتب سے اقتباسات لیتا تھا۔ اصل اشتعال انگیز کتب پر تو پابندی نہیں لگی۔ لیکن نقل کرنے والے اور ان کے ناپاک عزائم سے پردہ اٹھانے والے بیباک اخبار پر دو ماہ کی پابندی لگا دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سواد اعظم کے عقیدہ کے ترجمان ہفت روزہ ندائے بلوچستان کو فوراً بحال کیا جائے۔ علماء نے بلوچستان کے بعض وزراء کی طرف سے قادیانیوں کے ساتھ ہمدردی پر بھی افسوس کا اظہار بھی کیا۔

آئندہ شمارہ

مولانا شمس الدین شہیدؒ نمبر ہوگا

جس میں شہیدؒ کی آخری یادگار تقریر کے علاوہ ملک کے ممتاز اہل قلم کی نگارشات اور مسئلہ بلوچستان پر سیاسی قائدین کے تاثرات اور ارشادات شامل ہونگے۔ ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے جلد آگاہ کریں — (ادارہ)

محمد سعید الرحمٰن علوی

اسلام کا معاشی نظام

یہ مقالہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن کے علاقائی تربیتی کنونشن میں پڑھا گیا۔

"اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے" یہ ایک ایسا جملہ ہے جو ہم نے اکثر و بیشتر سنا اور پڑھا۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ جتنی گہری نظر سے اسلام کا مطالعہ کیا اتنی ہی حقیقت نکھر کر سامنے آئی۔

اور یہ محض عقیدت و محبت میں سرشاری کا نتیجہ نہیں بلکہ عقیدۂ اسلام کو تسلیم نہ کرنے والے کسی انسان نے بھی جب کبھی تعصب کی عینک اتار کر دین فطرت کا مطالعہ کیا تو اسے یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑی۔

چنانچہ یورپ کے ایک عظیم مفکر مسٹر ٹائن بی نے دنیا بھر کے مذاہب کا گہری نظر سے جائزہ لینے کے بعد یہ اعتراف کیا کہ انسانوں کے خود ساختہ یا انسانی ہاتھوں کی دستبرد کا شکار آسمانی مذاہب میں سے کوئی بھی نظریہ و عقیدہ انسانی فلاح کا ضامن نہیں اور اگر کوئی پروگرام اس کا ضامن ہے تو وہ محض اسلام ہے۔

اس نے کہا کہ جب اس موضوع پر سوچنا شروع کیا کہ دکھی انسانیت کیونکر امن و سکون سے ہمکنار ہو سکتی ہے تو میری نظر کا محور اسلام بن گیا۔ ایک وقت تو مذہبی تعصب نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس حقیقت کا اعلان نہ کروں لیکن بالآخر مجھے تسلیم کرنا پڑا۔

حضرات گرامی! مجھے اس وقت اسلامی نظام حیات کے جملہ پہلوؤں پر گفتگو نہیں کرنا بلکہ مجھے محض ایک شعبہ زندگی سے متعلق چند گزارشات پیش کرنا ہیں۔ جن کا تعلق معاشیات سے ہے۔

اس مسئلہ کی اہمیت آج کے دور میں بہت بڑھ چکی ہے۔ دنیا بھر کے مفکرین کے لئے یہ مسئلہ درد سر بنا ہوا ہے اور حکومتیں اس طوفان کی زد میں ہیں۔ ارباب نظر جانتے ہیں کہ ماضی قریب کا وہ عظیم انقلاب جس کی طوفانی لہروں نے روس جیسے عظیم ملک کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ معاشی انقلاب ہی تھا۔ لیکن چند برس بعد دنیا نے یہ دیکھا کہ جن ناخداؤں کے ذہن نارسا نے اس انقلاب کے سلسلہ میں بنیادی کردار ادا کیا تھا۔ وہ اپنی ہی قوم کے ہاتھوں اتنے ذلیل ہوئے کہ الامان۔

کیا اس سے بڑھ کر ذلت و خواری ہو سکتی ہے کہ مرنے والے راہنماؤں کی "نعشیں" اعزاز سے محروم ہو گئیں۔ نوچنے والے محروم اقتدار ہو گئے اور اقتدار میں جن دوسروں نے پہلوں کی جگہ لی۔ انہوں نے معاشی مسائل کے حل کے لئے نئے نئے خاکے تیار کرنے شروع کر دیئے۔ یہ بالکل امر واقعہ ہے کہ عظیم روس آج اگر زندہ ہے اور سپر طاقت کی حیثیت تسلیم کرا چکا ہے تو محض ایٹمی قوت کے بل پر ورنہ جس فکر اور جس نظریہ کے برتے پر اس کی حیات نو کا دور شروع ہوا تھا وہ فکر و نظریہ اپنی موت آپ مر چکا ہے۔

اس معاشی انقلاب کی ناکامی کا ایک اور بین ثبوت یہ ہے کہ بعض دوسرے ممالک کے عوام نے اس نظریہ کو چشمہ صافی سمجھ کر اپنایا لیکن بہت جلد والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا کے مطابق انہیں معلوم ہوا کہ ہمارے سامنے تو ریت کے ٹیلے ہیں نتیجۃً انہوں نے اس جوا کو اپنے گلے سے اتار پھینکنا چاہا۔ لیکن روس کے استبداد صفت حکمرانوں نے اپنی ایٹمی قوت کے بل پر نہتے عوام کے ساتھ وہ بہیمانہ سلوک کیا کہ توبہ بھلی۔

جب ربع مسکون پر پھیلے ہوئے یہودیانہ نظام کے ردعمل کے طور پر ابھرنے والے نظام کا یہ حشر ہوا تو آج کے دور میں اسلام کے سوا اور کونسا نظام ہو گا جو دنیا کے لئے پیام راحت ہو گا۔

حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام کا دور تو اسی دن لد گیا تھا جس دن خود یہودی دنیا کے اندر کارل مارکس نے جنم لیکر سوشلزم و کمیونزم کا فکری منصوبہ دنیا کے سامنے رکھا۔ اس لئے نظام سرمایہ داری پر گفتگو ہی عبث ہے اور جہاں تک انفرادی سرمایہ داری کے طور پر چند افراد پر مشتمل حکومتی پارٹی کی اجتماعی سرمایہ داری کا تعلق ہے جسے سوشلزم و کمیونزم کا نام دیا جاتا ہے تو وہ ایک صدی سے بھی کم عرصہ میں اپنی افادیت کھو چکی ہے۔ جس کے متعلق قبل ازیں اشارے کر چکا ہوں اور اصل بات تو یہ ہے کہ ایک یا چند انسانوں کی فکری کاوش جس نوع کا جو نظام بھی سامنے آئے گا۔ اس کا یہی حشر ہو گا جو کمیونزم و سوشلزم کا ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ انسان اپنی عقل نارسا اور محدود تجربہ کے پیش نظر کسی ایسے نظام حیات کو وضع کر ہی نہیں سکتا۔ جو ربع مسکون پر پھیلی ہوئی انسانی آبادی کے مسائل کو حل کر سکے۔

اس لئے کہ مختلف اطراف و اکناف میں بسنے والی انسانی آبادی اپنے فطری اور جبلی اختلافات کے پیش نظر جہاں مختلف خواہشات رکھتے ہیں وہاں ان کی ضرورتیں بھی یکسر مختلف ہیں۔

یاد رہے کہ انسانی آبادی کے اس نوع کے اختلافات کا زمانہ عالم کے حسن و جمال اور صناع حقیقی کی صنعت و کاریگری کے کمال کے مظہر ہیں۔

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اگر انسانی ذہن اس قابل ہوتا کہ اپنی سوچ سے انسانی مسائل کو حل کر سکے تو پاکستانی بزرجمہروں کے خود ساختہ آئین و قوانین مشرقی و مغربی حصہ ملک کی وحدت کو استحکام و دوام بخشتے۔ لیکن اس وحدت کے خاتمہ کے بعد نئے عوامی آئین کے باوصف مابقی ملک میں بے چینی و اضطراب کی خطرناک لہریں انسانی عاجزی و درماندگی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ان تمہیدی گزارشات کے بعد یہ بات خود بخود واضح ہو گئی کہ حضرت انسان اپنی ذاتی سعی و کاوش سے انسانی مسائل کے حل سے عاجز ہے اور یہ صرف خدائے بزرگ و برتر کے ہی نازل کردہ آئین و قانون کا کرشمہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر جگہ ہر انسان مطمئن ہو۔ بشرطیکہ ہر انسان اس کو عقیدۃً صحیح تسلیم کر کے عملاً اپنائے۔

آج کا مسلمان جو اسلام کو انفرادی و اجتماعی مسائل کا شافی حل قرار دینے کے باوجود زبوں حال و پریشان ہے تو اس کی وجہ عملی کوتاہی ہے جو بد قسمتی سے آج کل انتہائی شدت اختیار کر چکی ہے۔ اگر عملاً صورت حال درست ہو جائے تو کوئی بعید نہیں کہ زکوٰۃ دینے والا اپنے مال کو لیکر مارا مارا پھرتا ہے لیکن کوئی مستحق نہ ملے۔

وہ دور مسعود جب اسلام انسانی تہذیب و سیاست اور معاشرت و معاشرہ کا محور تھا تو چشم فلک نے یہ دیکھا کہ چراغ رخ زیبا لیکر تلاش کرنے پر بھی کوئی مستحق صدقات نہ ملتا تھا اور یہ بھی تاریخی حقائق ہیں کہ طویل مسافت کے دوران زیورات سے لدی ہوئی عورت سے کوئی تعرض کرنے والا نہ تھا۔

اور ظاہر ہے کہ صدقات کے مستحق افراد یا انسانی مال پر حریصانہ نگاہیں ڈالنے والے اس معاشرہ میں تو بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ جس میں "عرفہ الحالی" نہ ہو اور جہاں فارغ البالی و خوشحالی کا دور دورہ ہو وہاں دست سوال دراز کرنے یا ظالمانہ دست درازی کا سوال ہی نہیں۔ چونکہ اسلام کے عملی دور میں باوجود دفتری کر و فر نہ ہونے کے اعیان سلطنت فرات کے کنارے بھوک کے ہاتھوں مرنے والے کتے کے متعلق بھی اپنے آپ کو جوابدہ سمجھتے تھے۔ اس لئے یہ ناممکن تھا کہ کوئی انسان اگرچہ وہ کسی بھی ملت کا پابند ہو، بشرطیکہ اسلامی قلمرو کا شہری ہو، بھوک کے ہاتھوں مرے۔

اعیان و عمائدین سلطنت کی نیک نیتی، خوف آخرت اور اسلامی قلمرو میں بسنے والی انسانی آبادی کے حقوق کے متعلق احساس ذمہ داری کا ہی نتیجہ تھا کہ زمین و آسمان اور جبال و دریا تک ان کا حکم مانتے تھے اور نہ گھا لی معاشی اول تو انسانی آبادی کے لئے مشکلات کا باعث نہ بنتی

تھیں اور اگر کبھی حکمت خداوندی کے پیش نظر ایسا ہوجاتا تو حاکمین ملت اپنے بندہ پرور خالق و مالک کی ناز پروری کے پیش نظر ان پر قابو پا لیتے تھے۔

ایک عظیم مسلم فرمانروا کی حیثیت سے سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کا یورپ تک معترف ہے اور یہ اعتراف شاہانہ جاہ و جلال کے پیش نظر نہیں بلکہ اس ٹھوس منصوبہ بندی کے پیش نظر ہے جس کے نتیجہ میں لاکھوں مربع میل پر پھیلی ہوئی انسانی آبادی کی مشکلات آج کے وسائل رسل و رسائل نہ ہونے کے باوجود خلیفہ وقت کے علم میں ہوتیں اور دفتر در دفتر کی وسیع و لامتناہی فائل بازی کے بغیر جن کا ازالہ و تدارک ہوجاتا تھا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ان سے پہلے اور ان کے بعد کے حکومتی ادوار میں عام انسانی آبادی جس طمانیت قلب اور امن و سکون سے بہرہ ور تھی، اس کا سبب وہ عظیم معاشی اصول تھے۔ جو سلسلہ نبوت کی آخری کڑی یعنی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وساطت سے خدائے علیم و خبیر نے نازل فرمائے تھے

ان اصول مقدسہ کی روشنی میں مسلم حکمرانوں نے جو تفصیلات مرتب کیں۔ ان کے پیش نظر اول تو کبھی موقع شکایت پیدا نہیں ہوا۔ اور اگر کروڑوں کی آبادی میں کبھی کوئی واقعہ ہوا بھی، جذبہ اخوت اسلامیہ کے پیش نظر مسلم معاشرہ نے اپنے بھائی کا ہاتھ بٹایا۔ اس امداد باہمی کے نتیجہ میں سٹیٹ کا بڑا بوجھ ہلکا ہوگیا۔ لیکن پھر بھی سٹیٹ کی بیدار مغزی اپنی مثال آپ تھی۔

اسلام کے وہ اصول مقدسہ جن پر معاشیات کی عمارت قائم ہے ان میں سب سے بڑا اور اہم اصول وہ ہے جو سورۂ حشر میں مال فئ کی تقسیم کے ضمن میں بایں الفاظ وضع کیا گیا ہے۔ کی لا یکون دولۃ بین الاغنیا منکم یعنی مال فلاں فلاں طبقہ میں تقسیم ہوجائے۔ تاکہ اغنیاء کا ایک محدود طبقہ ہی دولت و سرمایہ کی آسائش سے بہرہ ور نہ ہو بلکہ دولت پھیل کر عام انسانی آبادی کے لئے فضل خداوندی ثابت ہو۔

دوسرے اصولوں سے قطع نظر صرف ایک اصول کا گہرائی سے جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ معاشی آگ بجھانے کے لئے اسی پر عمل کافی ہے۔ جب اس حیات آفریں اصول پر عمل نہیں ہوتا تو نتیجۃً قارونیت جنم لیتی ہے جو بالآخر انما اوتیتہ علی علم عندی کا نعرہ بدمستانہ لگا کر پیغمبر کی سنہری نصیحت کما احسن اللہ الیک ولا تبغ الفساد فی الارض سے منہ موڑ لیتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں فسادات کا لاوا پھٹ پڑتا ہے جیسا کہ لا تبغ الفساد میں اشارہ ہے اور پھر اس لاوہ کے مسموم اثرات کی وجہ سے معاشرہ کا ایک طبقہ یالیتنا مثل ما اوتی قارون کی غلط خواہشات کا شکار ہوجاتا ہے اور غلط خواہشات کا نتیجہ ارباب بصیرت سے مخفی نہیں۔ اسلام نے دولت کے پھیلاؤ کے اس اصول کی محض اخلاقی تعلیم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایسے قانونی نکات وضع کر دیئے جن کے نتیجہ میں پھیلاؤ کا یہ عمل جاری رہے۔ ان نکات میں صدقات واجبہ، نافلہ اور وراثت وغیرہ شامل ہیں،

۱۔ ان نکات پر عمل کرنے والوں کے لئے مزید دولت و ثروت کا وعدہ فرمایا۔ واللہ یعدکم مغفرۃ منہ و فضلا تو بے عملی کا شکار لوگوں کے لئے تنبیہ و وعید بھی ہے۔ جس کا مظاہرہ دور صدیقی میں مانعین زکوٰۃ کے معاملہ میں ہوچکا ہے۔ اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ سٹیٹ کو اسلام اجازت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے بدمست و مدہوش افراد کا سرمایہ قانونی ذرائع سے حاصل کرکے اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق پورے کئے جائیں۔ جیسا کہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ نے محلی میں تفصیل سے لکھا ہے۔

یہ تو دنیا کا معاملہ ہے آخرت میں عاملین کے لئے لاخوف علیہم ولاہم یحزنون کی تبشیر ہے تو منکروں کے لئے فبشرہم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم کی تنذیر ہے۔

اس پھیلاؤ کے سلسلہ میں یہ قانونی تشریح بھی ہے توخذ من اغنیائہم وترد الی فقرائہم اور اخلاقی و ترغیبی بنیاد پر کہیں "العفو" فرمایا تو کہیں لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

اور شارع علیہ السلام نے اس ضمن میں کہیں تو پڑوسیوں کے حقوق پر اتنا زور دیا کہ درسگاہ نبوت کے متعلمین یہ انتظار کرنے لگے کہ پڑوسی وراثت کے مال میں شریک قرار دیئے جائیں گے اور کہیں آپ نے سالن تیار کرتے وقت شوربہ پتلا کرنے کی ہدایت فرما دی۔ مبادا وقت پر کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنا پڑے

اور جب کبھی انسانیت اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ کیا مذہب اسلام کے علاوہ دنیا کے کسی دوسرے نظریہ میں یہ صورت حال موجود ہے؟

الغرض اس اصول یعنی دولت کے پھیلاؤ پر جتنا تفصیل سے لکھا جائے۔ ممکن ہے اور میں بجا طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس اصول کو اپنا کر انسانی معاشرہ کی فلاکت و بھوک کا علاج ممکن ہے۔

اور اگر آپ ذرا تاریخی حقائق پر نظر رکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب نظام سرمایہ داری نے اپنے استبدادی پنجہ میں پوری دنیا کو جکڑ رکھا تھا تو اسلام کے ایک عظیم مجدد حکیم الامت حضرت الامام الشاہ ولی اللہ الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مجددانہ کاوش سے دور مسعود کے معاشی خطوط نئے انداز سے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ یہی وہ خطوط تھے جن کا تذکرہ مشرقی یورپ کی اجتماعی سرمایہ داری یعنی کمیونزم و سوشلزم کے علمبرداروں کے سامنے جب ایک ہندی نژاد مفکر اور فلسفہ ولی اللہی کے سب سے بڑے شارح مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم و مغفور نے کیا تو وہ کف حسرت ملتے رہ گئے۔ اور کہنے لگے۔ اے کاش کچھ دن قبل یہ حقائق معلوم ہوجاتے تو سرمایہ و محنت کا یہ سب سے بڑا خونی ڈرامہ جس کی فکری بنیاد کارل مارکس نے مہیا کی تھی نہ کھیلا جاتا نیز آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس اجتماعی سرمایہ داری کا موجد کارل مارکس ابھی بطن مادر میں بھی نہ آیا تھا۔ جب مصلح امت حضرت دہلوی قدس سرہ العزیز اسلام کے صالح معاشی نظام کو مجددانہ رنگ و روغن سے پیش کرکے دنیا سے رخصت بھی ہوچکے تھے۔ لیکن ان کے ارشادات پر بیگانے تو کیا توجہ کرتے اپنوں نے بھی توجہ نہ دی۔ نتیجہ سامنے ہے۔

اس اصول کے ساتھ اس بات کو بھی پیش نظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیاۃ الدنیا ورفعنا بعضہم فوق بعض درجات اور واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق نیز ورفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فی ما آتاکم کی الٰہی حکمت پر مبنی تفاوت درجات کی پالیسی کو جہاں ایک ناگزیر ضرورت قرار دیا۔ وہاں اسباب و وسائل رزق کو پوری انسانیت کا مشترکہ سرمایہ قرار دے کر یہ بات انسانی فہم و شعور پر چھوڑ دی کہ کوئی کتنا مہیا کرتا ہے۔

اسباب و وسائل رزق کے معاملہ میں عام انسانی آبادی کے حقوق کی برابری کو برصغیر کے ایک فاضل معاشیات نے "حق معیشت میں مساوات" کا نام دے کر کئی آیات قرآنی سے اپنا مدعا ثابت کیا ہے۔ مثلاً وجعلنا لکم فیہا معایش ومن لستم لہ برازقین هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا، وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین نیز "حق معیشت میں مساوات" کے سلسلہ میں حضرت شیخ سعدی کا یہ ارشاد بھی ایک گونہ روشنی ڈالتا ہے۔

اے کریمے کہ از خزانہ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

اور اس موضوع پر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی قدس اللہ سرہ العزیز کا یہ تشریحی نوٹ حرف آخر ہے۔

"جملہ اشیاء عالم بدلیل فرمان واجب الاذعان خلق لکم ما فی الارض جمیعا تمام بنی آدم کی مملوک معلوم ہوتی ہیں۔ یعنی غرض خداوندی تمام اشیاء کی پیدائش سے رفع حوائج جملہ ناس ہے اور کوئی شے فی حد ذاتہ کسی کی مملوک خاص نہیں، بلکہ ہر شے اصل خلقت میں جملہ ناس میں مشترک اور من وجہ سب کی مملوک ہے۔

(باقی آئندہ)

محمد بن قاسمؒ کے سندھ میں

قائدین جمعیۃ کا پُرجوش خیر مقدم

★ — روح پرور اجتماعات
★ — سیاسی بیداری کے پرجوش مظاہرے
★ — نظام خلافت کے احیاء کا نعرۂ حق

(رپورٹ عبدالستار بروہی)

سکھر کنونیشن

جمعیۃ علماء اسلام شمالی سندھ کا دو روزہ کنونیشن ۳۱، مارچ ۷۲ء بروز اتوار دوپہر ایک بجے مدرسہ مظہر العلوم منزل گاہ سکھر میں زیر صدارت مولانا محمد عمر صاحب منعقد ہوا اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ افتتاحی تقریر حضرت سید محمد شاہ صاحب امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد صدر اجلاس نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام علماء حق کی ایک عظیم سیاسی اور مذہبی تنظیم ہے۔ جس کے قائد ایک نامور مفکر، مدبر اور عظیم سیاستدان ہیں۔ ان نازک حالات میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے۔

دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس سے حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے اس نازک دور میں اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو جمعیۃ کی تنظیم کو فعال بنا کر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اور جمعیۃ کی ترقی کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں حضرت مفتی محمود صاحب ہی اس ملک کی رہنمائی کر سکتے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام واحد مذہبی اور سیاسی تنظیم ہے۔ جو صحیح معنوں میں ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوریت کی بحالی اور آمریت کے خلاف مصروف جہاد ہے۔ حضرت شاہ کے علاوہ دوسرے مقررین نے بھی خطاب کیا۔ رات ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس عظیم الشان جلسہ عام سے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب فرمایا۔

حضرت نے اس عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مولوی شمس الدینؒ کو ظالموں نے شہید کر دیا ہے۔ میں نے خانہ کعبہ میں خواب دیکھا تھا کہ بلوچستان میں فساد ہونے والا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ مولوی شمس الدین کو شہید کر دیا گیا۔ شہید کا خون رنگ لائے گا اور بلوچستان سے تحریک شروع ہو گی۔ میں نے مرحوم نوجوان کو ہدایت کی تھی کہ جا کر بلوچستان میں کام شروع کریں۔

یکم اپریل ۷۲ء بروز پیر کنونیشن کا تیسرا اجلاس صبح ۸ بجے شروع ہوا۔ یاد رہے کہ اس کنونیشن میں چار اضلاع یعنی سکھر، جیکب آباد۔ خیرپور۔ لاڑکانہ کے دس ہزار کارکن شریک ہوئے تھے۔ اس اجلاس میں چاروں اضلاع کے نظماء عمومی نے اپنے اپنے ضلعوں کی رپورٹیں پیش کیں۔ بارہ بجے اجلاس ختم ہوا۔

قائد جمعیۃ کا استقبال

ایک بجے کارکن قائد جمعیۃ کے استقبال کے لئے روہڑی پہنچنا شروع ہو گئے۔ اس طرح اسٹیشن پر ہزاروں کارکنوں اور دوسرے احباب نے اپنے محبوب قائدین کا شاندار استقبال کیا۔ حضرت مفتی صاحب کے ہمراہ سینیٹر محمد زمان خان اچکزئی مولانا محمد رمضان صاحب اور جناب مرزا غلام نبی جانباز بھی تھے۔ تمام قائدین کے قیام طعام کا انتظام جناب میر صبیح صادق نے اپنے گھر کیا تھا۔ حضرت مفتی صاحب سے پہلے حضرت مولانا عبیداللہ انور اور مولانا محمد عمر صاحب تشریف لا چکے تھے۔

کنونیشن کا چوتھا اجلاس تین بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت مولانا عبیداللہ انور نے فرمائی اجلاس سے مولانا محمد عمر صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے خطاب کرتے ہوئے کارکنان جمعیۃ کو کام کرنے کی ترغیب دی۔ مولانا کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود نے کارکنوں سے تربیتی خطاب فرمایا۔ عصر کی اذان کے وقت کنونیشن کا یہ آخری اجلاس ختم ہوا۔

رات کو ایک بہت بڑے اجلاس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ قائد جمعیۃ سے پہلے مولانا عبدالکریم صاحب نے جلسہ عام سے ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔

اس عظیم الشان جلسہ عام سے قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب فرمایا۔ مولانا محمد مراد نے چند قراردادیں پیش کیں۔ رات کو بارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔ دو بجے کاروان جمعیۃ حضرت مفتی صاحب کی قیادت میں بذریعہ تیز گام حیدرآباد کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں سٹیشنوں پر کارکنان جمعیۃ نے اپنے قائدین کا استقبال کیا۔ صبح ۸ بجے حیدرآباد گاڑی پہنچی تو جمعیۃ کے کارکن اور دوسرے احباب ہزاروں کی تعداد میں اپنے محبوب قائدین کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ اسٹیشن سے حاجی کرامت اللہ صاحب کے گھر تک جلوس کی شکل میں قائدین کو لے جایا گیا۔ ناشتہ حاجی صاحب کے گھر پر کیا۔ گیارہ بجے ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس لئے ٹھیک گیارہ بجے حضرت مفتی صاحب نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ایک بجے دوپہر کا کھانا حاجی کرامت اللہ نے اپنے گھر پر کھلایا۔ اس کے بعد حضرت مفتی صاحب اور دیگر رہنماؤں نے آرام فرمایا۔

حیدرآباد کنونیشن

حیدرآباد کا ایک روزہ کنونیشن صبح سے شروع ہو چکا تھا۔ اس کنونیشن میں حیدرآباد، کراچی، ٹھٹھہ، میرپور، نواب شاہ، سانگھڑ، دادو کے پانچ ہزار کارکن شریک ہوئے تھے۔ کنونشن بخاری مسجد میں منعقد ہوا۔ صبح کے اجلاس میں اضلاع کے نظماء عمومی نے اپنی اپنی کارگذاری پیش کی۔ شام کے اجلاس سے حضرت درخواستی، مولانا عبیداللہ انور اور حضرت مفتی صاحب نے خطاب فرمایا۔ رات کو ایک بڑے جلسہ عام سے مولانا محمد عمر صاحب، مولانا سعید احمد صاحب رائے پوری، جناب محمد عارف صاحب جمعیۃ طلباء اسلام نے خطاب کیا۔ اس کے بعد قائد جمعیۃ نے خطاب فرمایا۔ آخر میں حضرت درخواستی نے دعا فرمائی۔ رات کو ایک بجے جلسہ ختم ہوا۔ رات کے کھانے کا انتظام جناب شبیر احمد نے کیا تھا۔ اور قیام کا انتظام بھی شبیر صاحب کے گھر تھا۔

دوسرے روز کاروان جمعیۃ اپنے قائد کی قیادت میں صبح سات بجے بذریعہ ریل کراچی کے لئے روانہ ہوا۔ اس کاروان میں قائد محترم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا عبیداللہ انور، حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی۔ جناب سینیٹر محمد زمان خان اچکزئی، مولانا محمد رمضان صاحب، جناب غلام نبی جانباز صاحب، جناب حکیم جمال الدین صاحب، جمعیۃ طلباء اسلام کے راہنما جناب مطلوب علی زیدی۔ جناب محمد عارف صاحب، جناب عبدالغفور شاہ صاحب کے علاوہ دیگر طلباء، علماء اور احقر بھی شامل تھے۔ لانڈھی اسٹیشن پر کارکنوں نے قائدین کا شاندار استقبال کیا۔ جب کینٹ اسٹیشن گاڑی پہنچی تو ایک عجیب منظر نظر آ رہا تھا۔ ہزاروں کی تعداد

میں کارکنان جمعیۃ اور دیگر احباب جمعیۃ کے جھنڈے لیکر محبوب قائدین کے استقبال کے لئے کھڑے نعرے لگا رہے تھے۔ اسلامی انقلاب آئیگا آئیگا اور مفتی محمود چھائیگا چھائیگا۔ پاکستان کے قائد مفتی اعظم۔ مولوی شمس الدین کے قاتلوں کو گولی مار دو۔ جمعیۃ علماء اسلام اور قائد جمعیۃ زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگ رہے تھے۔ قائد جمعیۃ نے گاڑی کے اندر سے کارکنوں سے خطاب فرمایا، اور اسٹیشن کے باہر بھی خطاب کیا۔ اس کے بعد قائدین کو نیو ٹاؤن لے جایا گیا۔ مدرسہ نیو ٹاؤن کے عقب میں میر عالم خاں لغاری کی قیام گاہ پر رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ صبح کے کھانے کے بعد قائدین نے کچھ دیر کے لئے آرام فرمایا۔ تین بجے ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا حضرت قائد نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد متحدہ جمہوری محاذ کراچی کے لیڈروں سے ملاقات کی۔ رات کو لانڈھی میں ایک جلسہ عام سے خطاب فرمایا دوسرے روز گیارہ بجے جامع کراچی میں طلباء سے خطاب فرمایا اور ایک بجے بار ایسوسی ایشن کراچی کے وکلا سے خطاب کیا۔ رات کو آرام باغ میں جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے زیر اہتمام ایک بہت بڑے جلسہ عام سے حضرت مفتی صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس سے قبل ۷ بجے جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کے سالانہ اجتماع سے بھی قائد جمعیۃ نے خطاب فرمایا۔ ۵ تاریخ بروز جمعہ جمعہ کا خطبہ جامع مسجد بلوش نگر میں دیا۔ رات کو کیماڑی میں قائد جمعیۃ نے ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ ۶ تاریخ کو صبح ایک بجے اپنے کامیاب دورہ کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز ملتان روانہ ہوئے۔

جمعیۃ میں شرکت باعث نجات ہے

حضرت مولانا اسعد محمود نے سکھر کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ یہ افواہ پھیلا رہے ہیں کہ میں مولانا ہزاروی کے ساتھ ہوں۔ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ میرا تعلق صرف جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہے۔ جس کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ہیں میرا یہ ایمان ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام حق کی جماعت ہے اس میں شمولیت نجات کی علامت ہے۔ اور جماعت سے باہر رہنا یا اس کی مخالفت کرنا ہلاکت اور تباہی ہے اس لئے ہر آدمی اس جماعت کا ممبر بن کر دین اسلام کی خدمت کرے۔

ملک دشمن عناصر سرگرم ہیں

قائد جمعیۃ نے حیدر آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جن عوامل نے مشرقی پاکستان کو علیحدہ کر دیا ہے وہی عوامل ابھی تک بچے کھچے پاکستان میں متحرک ہیں۔ آپ نے مشرقی پاکستان اور بلوچستان کے حالات کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان میں عوام کی منتخب کردہ اکثریت کو اقتدار سے محروم کیا گیا، بالکل وہی کھیل بلوچستان میں کھیلا جا رہا ہے۔

یحییٰ خاں پر مقدمہ چلایا جائے

سکھر میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے قائد جمعیۃ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عوام کا مطالبہ ہے کہ یحییٰ خاں پر مقدمہ چلایا جائے لیکن آج تک یحییٰ خاں پر مقدمہ نہیں چلایا گیا کیونکہ اگر یحییٰ پر مقدمہ چلتا ہے تو اور بہت سے چہرے بے نقاب ہو جائینگے۔

آپ نے فرمایا کہ آج پاکستان جس بحران سے دوچار ہے، اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر پاکستانی کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ یہ غلط ہے کہ آج پاکستان پہلے سے زیادہ مستحکم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور میں ملک جس عدم استحکام کا شکار ہے گذشتہ ۲۶ سال میں کبھی نہیں تھا۔

آپ نے فرمایا کہ مولوی شمس الدین کا قتل ایک سیاسی قتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو صاحب نے ایران جاتے ہوئے کہا کہ مولوی شمس الدین کا قتل غیر سیاسی ہے۔ بھٹو صاحب کا یہ کہنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ قاتل مولوی صاحب کا ایک معتمد دوست تھا۔ اس لئے (مرحوم) نے اسے اپنی گاڑی میں بٹھایا تھا، ورنہ ایک اجنبی کو کون اپنے ساتھ بٹھاتا ہے۔ معتمد دوست دو وجوہ کی بنا پر اپنے دوست کو قتل کرتا ہے۔ ایک تو دولت کے لالچ میں آکر یا کسی سیاست دان کا آلہ کار بن کر، لیکن ان تمام واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قتل دولت کے لالچ میں نہیں ہوا۔ اگر ایسا ہوتا تو (مرحوم) کی تمام اشیاء اٹھا کر لے جاتا۔ لیکن قاتل نے کسی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایا

نئے انتخابات کرائے جائیں

قائد جمعیۃ نے کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کو نئے انتخابات کرانے چاہئیں کیونکہ وہ عوام کا اعتماد کھو چکی ہے۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے علیحدہ کرنے والے عناصر اب بلوچستان میں سرگرم ہیں۔ اگر وطن دشمن عناصر کو سختی سے نہ کچلا گیا تو ملکی سالمیت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ آج بلوچستان میں وہی حالات پیدا کئے جا رہے ہیں جو مشرقی پاکستان میں پیدا کئے گئے تھے۔ جن کے نتیجہ میں مشرقی پاکستان علیحدہ ہوا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ مولوی شمس الدین کا قتل سیاسی ہے۔ یہ کہنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ مرحوم کا قتل ذاتی اور غیر سیاسی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے کہا کہ متحدہ جمہوری محاذ صحیح طریقہ سے اپنا کام سرانجام دے رہا ہے انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں عوام کے ذہنوں میں حکومت کے غلط اقدامات کو بٹھا دینا متحدہ محاذ کا سب سے کارنامہ ہے

متحدہ محاذ کے مطالبات

ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر بھٹو ہمارے گیارہ مطالبات غیر مشروط طور پر تسلیم کر لیں، تو باقی مسائل مل جل کر حل کئے جا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مطالبات یہ ہیں۔ سیاسی عمل کو جاری رکھا جائے۔ انتخابات کے مطابق اکثریتی پارٹیوں کو حکومت دی جائے۔ ہنگامی حالات ختم کئے جائیں۔ گرفتار شدہ رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔ بلوچستان سے فوج واپس بلائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام باتیں مری مذاکرات میں طے ہو چکی ہیں۔ لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں یونیورسٹی کے قیام پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ مسئلہ بنوں اور ڈیرہ کے درمیان عداوت پیدا کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا تھا لیکن اب بظاہر اس بات کا امکان نہیں ہے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں کوئی یونیورسٹی قائم ہو سکے گی

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ چند آدمیوں کے نکل جانے سے جماعت میں کوئی تفرقہ نہیں پڑا ہے

ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف کی طرف سے نئے انتخابات کا مطالبہ درست ہے بشرطیکہ انتخابات سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی نگرانی میں کرائے جائیں۔

مفتی صاحب نے بنگلہ دیش تسلیم کرنے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اس سلسلہ میں میں فریق نہیں بن سکتا، کیونکہ میری جماعت نے مجھے اب تک کوئی ہدایت نہیں کی ہے۔ تاہم ذاتی طور پر میں اس طریق کار کا مخالف ہوں جس کے ذریعہ بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا گیا

جمعیۃ کے ڈیڑھ ہزار کارکن جیلوں میں ہیں

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے زیر اہتمام آرام باغ میں ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس عظیم جلسہ عام سے قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ کے کارکنوں کو حکومت انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنا رہی ہے اور انہیں بم پھینکنے کے واقعات میں ملوث کر کے جیلوں میں ٹھونس رہی ہے۔ آج بھی جیلوں میں جمعیۃ علماء اسلام کے ڈیڑھ ہزار کارکن قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ اور ان جیلوں میں انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ بم پیپلز پارٹی کے کارکن پھینکتے ہیں اور گرفتار جمعیۃ کے کارکن ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت نے تشدد کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں اور بے گناہ شہریوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے غیور عوام کو حکومت نے اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ انہیں سڑکوں پر ننگا کر کے ان کی تصویریں اتاری گئیں۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ ہم اس ظلم کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔

آپ نے کہا سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ کراچی میں معصوم طلباء کو سڑکوں پر ننگا کیا گیا۔ آپ نے ایک بار پھر اعلان کیا کہ ظالموں اور آمروں سے عوام کو نجات دلا کر ہم دم لیں گے۔ جلسہ سے بلوچستان سٹوڈنٹس

آرگنائزیشن کے صدر جناب محمد خان مینگل، جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری چوہدری عبدالمتین اور مولانا محمد رمضان صاحب نے بھی خطاب کیا۔

نظامِ خلافت کے لئے تیاری کیجئے

کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے قائد جمعیۃ نے وکلاء کو مشورہ دیا کہ وہ بلوچستان بچاؤ کمیٹی بنائیں بنائیں اور یہ کمیٹی بلوچستان جاکر وہاں کے حالات کا جائزہ لے اور ان حالات سے عوام کو آگاہ کرے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کے سالانہ اجلاس سے مفتی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلباء اپنے آپ کو خلافت اسلامیہ کا مستحق ثابت کرنے کے لئے جدید تعلیم حاصل کریں اور علوم دینیہ میں کامل دسترس حاصل کریں۔ آپ نے کالجوں اور مدارس کے طلباء کے اتحاد پر انہیں مبارکباد دی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اگر جمعیۃ طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے یہ کوششیں جاری رہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس ملک میں خلافت اسلامیہ کے لئے رجال کار اسی جمعیۃ سے فراہم ہو جائیں۔ آپ نے قرآن مجید کے دلائل سے واضح کیا کہ خلافت کے استحقاق کے لئے صرف عبادات کا علم کافی نہیں۔ اس کے لئے انسانوں کی ضروریات کا علم حاصل کرنا ضروری ہے اور محض عبادات۔ نماز روزہ زکوٰۃ حج کی ادائیگی سے خلافت کا استحقاق بنتا تو کرۂ زمین پر خلافت کے حقدار فرشتوں کو بنایا جاتا۔ اسی طرح صرف دنیاوی علوم پر قدرت رکھنے والوں کو بھی خلافت کا اہل نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے کہ خدا سے رشتہ ہونا خدائی احکامات اخذ کرنے کی اہلیت اور خوف خدا کی صفات کا ہونا ضروری ہے۔

قراء کی خدمات

قائد جمعیۃ نے قراء اسلام کراچی کے ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک دنیا میں حفاظ اور قاری موجود ہیں دنیا کی کوئی طاقت قرآن میں تحریف نہیں کر سکتی، کیونکہ حفاظ اور قاری حضرات قرآن کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن پاک کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے جو مدارس قائم ہیں انہیں معمولی نہ سمجھا جائے۔ یہ قرآن کی حفاظت کے ادارے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دشمنانِ اسلام ہمیشہ سے چاہتے رہے ہیں کہ قرآن میں تحریف و ترمیم کی کوئی صورت نکلے۔ لیکن آج تک وہ اس ناپاک کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی یہودیوں نے اس مقصد کے لئے بڑی خوشنما کتابت اور قیمتی کاغذ پر قرآن پاک کا ایک نسخہ لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کیا۔ جس میں جا بجا تحریف کی گئی تھی۔ یہودیوں کے بارے میں مذمت کی آیات کو مدح میں تبدیل کیا گیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ انجان لوگ اس کو پڑھ کر گمراہ ہو جائیں گے۔ جب اس کی اطلاع مصر کے اس وقت کے صدر جمال عبدالناصر کو ملی تو انہوں نے قرآن کی مستقل تلاوت کے لئے ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کیا۔ جو ۲۴ گھنٹوں میں ۱۴ گھنٹے تلاوت کرتا ہے۔ انہوں نے اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ مصر کے قاری محمود خلیل حصری کو پورے قرآن کی تلاوت پر مامور کیا اس کے ریکارڈ تیار کرائے اور اس کے نسخے تمام مسلم ممالک میں بھیجے۔ اس طرح جمال عبدالناصر کی کوشش سے قرآن کو قیامت تک تحریف سے بچایا گیا۔ اس سے قبل جمعیۃ قراء اسلام کے جنرل سیکرٹری قاری غلام اصغر نے خطاب کرتے ہوئے اپنے تعاون کا مکمل یقین دلایا۔

مولانا حفیظ الدین جھنگوی کو زدوکوب کرنے کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یٰسین نے جمعیۃ کے ایک سرگرم کارکن مولانا حفیظ الدین صاحب جھنگوی کو زدوکوب کرنے کی مذمت کی۔ واقعات کے مطابق مولانا حفیظ الدین صاحب مورخہ ۶ اپریل ۷۴ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جھنگ شہر کے سیرت النبی صلعم کے جلسہ جو شیخ محمد اقبال ایم پی اے جھنگ کے زیر اہتمام ہوا اور مولوی عبدالمجید ندیم نے تقریر کی۔ اس میں مولانا حفیظ الدین نے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمود صاحب کے حق میں نعرے لگائے۔ جو کہ ایم پی اے جھنگ اور اس کے غنڈوں کو ناگوار ہوئے۔ بعد ازاں ایم پی اے جھنگ کے غنڈوں نے جلسہ ختم ہونے پر مولانا حفیظ الدین کو پکڑا، اور زدوکوب کیا۔ مولانا محمد یٰسین نے اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسے واقعات رونما ہوئے تو کسی شریف شہری کی عزت محفوظ نہیں رہے گی۔ جمعیۃ کے اراکین کو زدوکوب کر کے حق کی آواز دبائی نہیں جا سکتی۔ انہوں نے تمام اراکین کو صبر و تحمل سے رہنے کی تلقین کی۔

انجمن اسلامیہ دھرمپورہ کا قیام

مصطفیٰ آباد دھرمپورہ لاہور میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ اور حضرت مولانا محمد اجمل خاں کی سرپرستی میں انجمن اسلامیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے عہدہ دار درج ذیل ہیں:

امیر	میاں معراج دین صاحب
نائب امیر	مفتی عبدالحمید صاحب خطیب مسجد مہاجرین
″	جناب ابراہیم سعدی
ناظم اعلیٰ	مولانا محمد ابراہیم خطیب جامع رحمانیہ
ناظم	حاجی محمد بشیر گلستان کالونی
سالار	محمد یونس، وحید احمد

مجلس شوریٰ

حاجی سراج دین۔ حاجی محمد علی۔ ڈاکٹر محمد سلیم حاجی عبدالقیوم۔ حاجی محمد عباس۔ حاجی مولوی سلطان محمد میاں بشیر احمد، اشفاق احمد، محمد یعقوب، محمد شفیع ٹھیکیدار حافظ عبدالمجید اور حاجی خورشید احمد۔

بقیہ اداریہ

میں قادیانیوں کی سیلینہ [illegible] کی بھی تحقیقات کرائی جائے؟ ہم [illegible] جھوٹ سے گذارش کریں گے [illegible] تصویر [illegible] اس رخ کو بے نقاب [illegible] سے اوجھل [illegible] ہونے [illegible]۔ اسی میں [illegible] کا بھلا بھی ہے اور یہی قوم [illegible] ملک کی سلامتی کا تقاضا ہے۔ (۲۱ اپریل)

جمعیۃ کا مشن حق و صداقت کی سربلندی ہے

(سید گیلانی)

جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا سید نیاز احمد گیلانی دو روزہ دورہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے آپ نے [illegible] آباد، حافظ آباد اور گوجرانوالہ کی تحصیلوں کے اجلاس میں شرکت کرنا تھی لیکن بسوں کی اچانک ہڑتال کے باعث یہ اجلاس منعقد نہ ہو سکے۔ چنانچہ آپ نے حبیب کالج میں شہری جمعیۃ کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اجلاس کی صدارت قاری محمد یوسف عثمانی نے کی اور مولانا زاہد الراشدی اور علامہ محمد احمد صاحب نے بھی خطاب کیا۔ سید گیلانی نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اکابر کے مشن کی تکمیل کے لئے پوری محنت کے ساتھ کام کریں۔ ہمارا مشن حق و صداقت کی سربلندی ہے اور ہم کامیاب ہو کر رہیں گے

تحصیل [illegible] گوجرانوالہ جمعیۃ کے اجلاس کے موقع پر بسوں کی اچانک ہڑتال کے باعث کارکن نہ پہنچ سکے۔ مگر ضلعی نائب امیر مولانا حکیم نذیر احمد واہنڈو سے بائیسکل پر ۲۳ میل کا فاصلہ طے کر کے ایک رفیق کی معیت میں گوجرانوالہ تشریف لائے اور وہاں ناظم عمومی سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ مولانا سید نیاز احمد گیلانی مولانا نذیر احمد کے جذبہ سے بہت متاثر ہوئے کہ [illegible] بڑھاپے میں بھی وہ ۲۳ میل کا فاصلہ طے کر کے بائیسکل پر گوجرانوالہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] تمام کارکنوں کو ایسا جذبہ سے بلا دیں۔

جہلم میں قادیانیوں کی شرارت

جہلم میں قادیانیوں نے گزشتہ روز اشتعال انگیزی کرتے ہوئے لاؤڈ اسپیکر لگا کر [illegible] ارتداد کی تبلیغ کی مذموم کوشش کی۔ مگر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں خصوصاً مولانا محمد شفیع صاحب کی مساعی سے یہ کوشش ناکام بنادی گئی۔

جمعیۃ کے راہنما مفتی رشید احمد، بابو عبدالخالق جناب انور پاشا اور جناب اعجاز احمد نے اس اشتعال انگیز حرکت کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے

جمعیۃ طلباء اسلام کی سرگرمیاں

رپورٹ
قاضی محمد اشرف

مرکزی وصوبائی رہنماؤں کا دورہ سندھ

مرکزی ناظم عمومی صاحب سید مطلوب علی زیدی ناظم مالیات صاحب میاں محمد عارف صاحب صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی جناب عبدالمتین چوہدری اور ناظم نشریات حافظ محمد طاہر صاحب ۳۱ مئی کو صوبہ سندھ کے دورے پر روانہ ہوئے۔ یکم اپریل کو سکھر میں ۲۔اپریل کو حیدرآباد میں، ۳، ۴، ۵۔اپریل کو کراچی میں مختلف اجتماعات سے تمام مذکورہ رہنماؤں نے خطاب کیا۔ تین حضرات تو اجمالی دورہ کر کے واپس آ گئے اور مرکزی ناظم عمومی جناب سید مطلوب علی زیدی نے پورے سندھ کا ضلعی سطح پر تفصیلی دورہ کیا۔ ضلع ٹھٹھہ میں سجاول۔ حیدرآباد میں شہر حیدرآباد، تھرپارکر میں میرپور خاص، ضلع سانگھڑ میں شہدادپور، نواب شاہ میں محراب پور۔ خیرپور میں ٹھیڑی۔ سکھر میں شکارپور، لاڑکانہ میں شہر لاڑکانہ اور جیکب آباد میں شہر جیکب آباد میں ضلعی کنونشنز رکھے گئے تھے۔ جہاں کہ خصوصی وعمومی خطابات ہوئے۔ تمام ہی جگہوں پر زیدی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں جمعیۃ طلباء اسلام کا پروگرام اس کی عظمت واہمیت پروگرام پر عمل اور نئے ساتھیوں تک اپنا پروگرام پہنچانے کا طریقہ بالتفصیل بیان کیا۔

حافظ آباد (ضلع گوجرانوالہ)

حافظ آباد میں جمعیۃ طلباء اسلام کا کام الحمدللہ قابل ستائش ہے۔ گزشتہ دنوں کالج میں تمادیانیوں نے اپنا لٹریچر ریزی اور تبلیغ کا کام شروع کیا تو جمعیۃ طلباء اسلام کے ارکان بالخصوص امیر جمہوریت جناب رشید اختر نے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا اور ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔

پشاور

صوبہ سرحد کے کنوینر جناب فقیر محمد ہزاروی نے جمعیۃ طلباء اسلام اور قراء کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ مولانا عبدالحکیم صاحب کے بیان پر بھی نکتہ چینی کی کہ انہوں نے اپنے منصب سے ہٹ کر اب برادری سسٹم کی تبلیغ شروع کر دی ہے اور پوری قوم کی راہنمائی کے بجائے اب صرف گوجر برادری کے حقوق بحال کرانے کا پرفریب نعرہ لگانا شروع کر دیا ہے یہی چیزان کے راہ حق سے بھٹک جانے کی دلیل ہے

شورکوٹ (ضلع جھنگ)

۵۔اپریل کو جمعیۃ طلباء اسلام شورکوٹ کا سالانہ اجلاس ہوا۔ جس میں مہمان خصوصی صوبائی صدر جناب رانا شمشاد علی خان تھے۔ رانا صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام کا پروگرام بالتفصیل پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت صرف زبان ہی سے اسلام کا نام نہیں لیتی بلکہ عملی طور پر اسلام کو اپنائے ہوئے ہے۔ علاوہ ازیں حافظ عبداللطیف عثمانی نے بھی تنظیم کی اہمیت بیان کی۔ بعد ازاں نئے انتخاب عمل ہوئے جو درج ہیں۔

صدر	جناب شیخ شکیل احمد
نائب صدر	″ حافظ محمد طاہر
ناظم عمومی	″ چوہدری امیر محمد صاحب
ناظم	″ حافظ محمد شریف
ناظم نشریات	″ بشیر احمد
خازن	″ محمد فاروق

بھکر (ضلع میانوالی)

جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کی مجلس عمومی کا اجلاس ۱۲۔اپریل کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

صدر	جناب قاضی جمشید عالم
نائب صدر	جناب راؤ محمد طاہر اقبال اور جناب حافظ عبدالمجید
ناظم عمومی	″ ملک محبوب احمد
ناظمین	″ رانا خان محمد و جناب حافظ کفایت اللہ
خازن	جناب محمد شریف
ناظم نشریات	″ راؤ اشفاق اصغر

انتخاب کے بعد نومنتخب صدر جناب قاضی جمشید عالم صدیقی نے جمعیۃ طلباء اسلام و دیگر تنظیموں کے فرق کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ ہم عملی طور پر اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔ اس سے قبل مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی ناظم عمومی جناب عبدالمتین چوہدری نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام ملک میں اسلامی انقلاب لانا چاہتی ہے اور ہم یقین سے کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں مخلصانہ کوششیں صرف جمعیۃ طلباء اسلام ہی کر رہی ہے جو کہ خود بھی عملی طور پر اسلام کو اپنائے ہوئے ہے۔

ضلع راولپنڈی

اسلام آباد۔ اسلام آباد کے یونٹ کے صدر جناب اشعر اعجاز جعفری کے کالج سے فری ہو جانے کی وجہ سے اسلام آباد ڈگری کالج کے لئے جناب لیاقت علی خان کو کالج یونٹ کا قائم مقام صدر مقرر کیا گیا ہے۔ البتہ راولپنڈی شہر کے لئے جناب جعفری صاحب ہی کنوینر رہ گئے۔

ٹیکسلا۔ جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا کا ہفت روزہ اجلاس بصدارت جناب محمد اشرف صاحب منعقد ہوا جمعیۃ طلباء اسلام کے کام کو ترقی دینے کے لئے دو کمیٹیاں بنائی گئیں، جن میں سے ایک مقامی مسائل حل کرے گی اور دوسری مختلف مقامات پر نئے یونٹس قائم کرے گی۔

رحیم یار خاں

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع رحیم یارخاں کا اجلاس ضلعی دفتر میں منعقد ہوا جو کہ مولانا شمس الدین شہیدؒ اسلام کی تعزیت کے سلسلے میں بلایا گیا تھا ضلعی صدر جناب امام بخش مظہر اور ناظم عمومی جناب رانا انوار الحق باری نے مولانا شہیدؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا تو اس ملک کی بقا کے لئے اپنی جان کی قربانی تک دے گئے لیکن موجودہ حکومت کی جڑوں کو کھوکھلا کر گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی قاتل موجودہ حکومت ہی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ قاتل کا نام پتہ معلوم ہو جانے کے باوجود ابھی تک قاتل کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ مدرسہ بدرالعلوم کے طلبہ کا بھی ایک اجلاس ہوا جس میں مولانا شہیدؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ بعد ازاں ضلعی صدر کی زیر نگرانی مدرسہ کا یونٹ قائم ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا۔

صدر	جناب سید محمد ایرانی
نائب صدر	″ عبدالغفور
ناظم عمومی	″ حبیب اللہ
ناظم	″ فضل اللہ
ناظم نشریات	″ عبدالقادر آزاد
خازن	″ عبدالرشید صاحب

میرپور متھیلو (ضلع سکھر) کا انتخاب

صدر	جناب شیر محمد صاحب
نائب صدر	″ عبدالحمید صاحب
ناظم عمومی	″ شیر احمد ″
ناظم	″ حافظ عبدالمتین ″
ناظم نشریات	″ عبداللطیف
خازن	″ محمد اسحاق

صوبائی صدر کو صدمہ

صوبہ پنجاب کے صدر جناب رانا شمشاد علی خان کے جوان سال برادر خورد اچانک وفات پا گئے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان بالخصوص رانا صاحب کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

(سید مطلوب علی زیدی ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام)

آئین شریعت کانفرنس ناگزیر وجوہ کی بنا پر ملتوی کر دی گئی

آئندہ تاریخوں کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا

تمام شاخیں تیاریاں جاری رکھیں (قائد جمعیۃ کا اعلان

قائد جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۷، ۱۸ مئی کو لاہور میں منعقد ہونے والی آئین شریعت کانفرنس سردست ملتوی کر دی گئی ہے اور نئی تاریخوں کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔

آپ نے کہا کہ چونکہ علاقائی تربیتی کنونشنوں کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ جماعتی کارکنوں کے لئے ان میں مصروفیت کے بعد فوری طور پر آئین شریعت کانفرنس کے لئے لاہور آنا مشکل ہوگا۔

نیز فصلوں کی کٹائی کا موسم بھی ہوگا۔ اور اس کے بعد شدید گرمی کا موسم آجائے گا۔ اس لئے بہتر سمجھا گیا ہے کہ کانفرنس کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ نئی تاریخوں کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔

قائد جمعیت نے تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ آئین شریعت کانفرنس کے لئے تیاریاں جاری رکھیں اور پورے نظم وضبط اور جوش و خروش کیساتھ جماعتی اتحاد اور دینی قوت کے اس شاندار مظاہرے کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے اس فرصت کو غنیمت جان کر محنت کریں۔
